بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | بدھ ۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ ہجری ۱۰ اخاء ۱۳۶۳ ہش ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۳۰

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۹ اخاء/اکتوبر۔ جیسا کہ احباب کو اس سے قبل یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ احباب کرام بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدّ ظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل عمر عطا کرے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود، بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

قرآن شریف کے متبعین جب اللہ کی پناہ چاہتے ہیں تو وہ اُن کی طرف دوڑتا ہے

وہ بالوں سے زیادہ اپنے پیارے بندوں سے پیار کرتا ہے

اِن بندوں کو اگر ہاوِن مصائب میں پیسا جائے تو اُن کا عرق بجز محبتِ الٰہی کے اور کچھ نہیں

"لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام اُن کے دلوں پر اُترتے ہیں۔ اور معارف اور نکات اُن کے مُونہہ سے نکلتے ہیں۔ ایک قوی توکّل اُن کو عطا ہوتی ہے اور ایک محکم یقین اُن کو دیا جاتا ہے اور ایک لذیذ محبتِ الٰہی جو لذّتِ وصال سے پرورش یاب ہے اُن کے دلوں میں رکھی جاتی ہے۔ اگر اُن کے وجودوں کو ہاوِن مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو اُن کا عرق بجز حُبِّ الٰہی کے اور کچھ نہیں۔ دُنیا اُن سے ناواقف اور وہ دُنیا سے دُور تر و بلند تر ہیں۔ خدا کے معاملات اُن سے خارق عادت ہیں — اُنہیں پر ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے۔ اُنہیں پر کھلا ہے کہ ایک ہے۔ جب وہ دُعا کرتے ہیں تو وہ اُن کی سُنتا ہے جب وہ پکارتے ہیں تو وہ اُنہیں جواب دیتا ہے جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ اُن کی طرف دوڑتا ہے۔ وہ بالوں سے زیادہ اُن سے پیار کرتا ہے اور اُن کی در و دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔ پس وہ اُس کی ظاہری و باطنی و رُوحانی و جسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں اور وہ ہر یک میدان میں اُن کی مدد کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اُس کے اور وہ اُن کا ہے۔"

(سُرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۱ حاشیہ)

"جب کوئی نیک بندہ ایمان پر محکم قدم مارتا ہے اور پھر دُعا اور نماز اور فکر اور نظر سے اپنی حالتِ علمی میں ترقی چاہتا ہے تو خدا تعالیٰ خود اُس کا متولّی ہو کر اور آپ اُس کا ہاتھ پکڑ کر درجۂ ایمان سے درجۂ عین الیقین تک اُس کو پہنچا دیتا ہے۔ مگر یہ سب کچھ بعد استقامت و مجاہدات و ریاضات و تزکیہ و تصفیۂ نفس ملتا ہے پہلے نہیں۔"

(سُرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۶-۳۷ حاشیہ)

● اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم لئیق احمد صاحب عابد ایم اے ایل ایل بی واقفِ زندگی کو بتاریخ ۲۷ ستمبر ۱۹۸۴ء بیٹے سے نوازا ہے۔ الحمد للہ۔

موصوف اس سے قبل ایک بیٹی کے باپ ہیں۔ نومولود مکرم مولوی بدر الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید کا پوتا اور مکرم نثار محمد خان صاحب کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے اور اپنے فضول اور رحمتوں کا مورد بنائے رکھے۔ آمین!

○ مکرم فتح محمد خان صاحب کی بیٹی عزیزہ عابدہ بشریٰ اہلیہ مکرم عبد الباسط صاحب مربی سلسلہ کے امراض کی تشخیص کے سلسلہ میں مختلف لیبارٹریز لاہور ہسپتال میں ہو رہے ہیں۔ ابھی تک جو نتائج سامنے آئے ہیں۔ وہ فکر کا باعث ہیں احباب سے دردمندانہ درخواست ہے کہ عزیزہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جو شافی مطلق ہے بفضل اپنے فضل سے اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(خورشید بخاری۔ دار النصر غربی ربوہ)

○ میری دادی جان (اہلیہ محترم مولانا محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) چند دن سے شدید بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد نسیم تبسم۔ مربی سلسلہ)

مجاہدین تحریک جدید

تحریک جدید کے سال ختم ہونے میں صرف چند دن رہ گئے ہیں۔ مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ فاستبقوا الخیرات کے پیش نظر اپنے وعدہ کی جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

(وکیل المال اوّل)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبد الحیّ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۱۴ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ
۱۰ اخاء ۱۳۶۳ ہش

مامورینِ الٰہی اور اُن کے متبعین کی اصل ذمہ داری

مامورین الٰہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف اس امر کے مکلف ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچا دیں اور اس شرح و بسط اور جامعیت کے ساتھ پہنچا دیں کہ ان پر حجت تمام ہو جائے۔ وہ اس امر کے مکلف نہیں ہوتے کہ لوگوں کو قبولِ حق پر مجبور کریں۔ جہاں خدا تعالیٰ نے اپنے ماموروں کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ پیغامِ حق پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں وہاں اس نے انسانوں کو یہ اختیار دیا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو حق کو قبول کریں اور اگر چاہیں تو قبول نہ کریں۔ البتہ اس نے واضح کیا ہے کہ جو لوگ حق کو قبول کرلیں گے انہیں وہ اپنے افضال و انعامات سے نوازے گا اور جو لوگ اتمام حجت کے باوجود قبول نہیں کریں گے وہ عند اللہ سزا کے مستوجب ٹھہریں گے۔ ایمان لانے والوں کو اجر و ثواب سے نوازنا اور اتمام حجت کے باوجود ایمان نہ لانے والوں کو سزا کا مستوجب ٹھہرانا خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے۔ ماموروں اور ان پر ایمان لانے والوں کو اس کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہوتا۔

جہاں تک مامورین الٰہی کی اس ذمہ داری کا تعلق ہے کہ وہ کھلے طور پر پیغامِ حق پہنچا دیں قرآنِ حمید ہمیں بتاتا ہے کہ تمام رسولوں نے آکر یہی کہا کہ:

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ (یٰسٓ آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ اور ہمارے ذمہ فقط واضح الفاظ میں (اللہ کا پیغام) پہنچا دینا ہے۔

اور جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ لوگوں سے زبردستی حق کو منوانا مامورین الٰہی کے فرائض میں شامل نہیں ہوتا وہ اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مامور کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

فَذَكِّرْ قف اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝ (الغاشیہ آیت ۲۲-۲۳)

پس نصیحت کر کیونکہ تُو تو نصیحت کرنے والا ہے۔ تُو ان (لوگوں) پر داروغہ (کے طور پر) مقرر نہیں ہے (کہ انہیں قبولِ حق پر مجبور کرے)

یہ اس لئے فرمایا کہ لوگوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہیں تو حق کو قبول کریں اور چاہیں تو اسے رد کر کے انکار کی راہ اختیار کریں۔ جبھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے مامورین کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا:۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (الکہف آیت ۳۰)

اور (لوگوں کو) کہہ دے کہ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہی ہے پس جو چاہے (اس پر) ایمان لائے اور جو چاہے (اس کا) انکار کر دے۔

دراصل منکروں پر اتمامِ حجت کے بعد مامورین الٰہی اور ان پر ایمان لانے والوں کی ذمہ داری پوری ہو جاتی ہے۔ اتمام حجت کے بعد بھی اگر لوگ حق کو قبول نہ کریں اور انکار پر ہی مصر رہیں تو منکر اس کے خود ذمہ دار ہوتے ہیں۔ مامورین الٰہی اور ان پر ایمان لانے والے اس بارہ میں بکلی بری الذمہ ہوتے ہیں اتمامِ حجت کے بعد اس سارے معاملہ کو خدا تعالیٰ براہ راست اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ اس وقت مامورین الٰہی اور ان کے متبعین کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ استغفار، توبہ، ذکرِ الٰہی اور دعاؤں پر زور دیں اور مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ اپنے مولیٰ کے حضور کمال تضرع اور عاجزی سے یہ التجا پیش کرتے چلے جائیں کہ خدا تعالیٰ خود اپنی جناب سے غلبۂ حق کے سامان کرے اور منکرین کے دلوں کو بدل کر انہیں حق کی طرف ایسا مائل کرے کہ وہ دیوانہ وار کھنچے چلے آئیں۔ چنانچہ اس وقت ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ان دو ہدایتوں پر عمل پیرا رہیں۔

(۱) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝ (المزمل آیات ۹ تا ۱۲)

مفہوم اس ہدایت کا یہ بنتا ہے کہ اپنے پروردگار کا نام ورد زبان کرو اور ہر طرف سے کٹ کر اسی کی طرف لو لگاؤ وہ مشرق و مغرب کا رب ہے۔ بجز اس کے کوئی معبود نہیں۔ پس اسے ہی اپنا کارساز بناؤ اور جو باتیں مخالف کہتے ہیں ان پر صبر کرو اور ان سے نہایت عمدہ طریق پر الگ ہو جاؤ اور مجھے ان نعمتوں والے (مالدار) منکروں سے خود نمٹ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت اور دو (یعنی اس دوران بھی اگر وہ ظلم سے باز نہ آئے تو پھر کیفر کردار کو پہنچے بغیر نہ رہیں گے)

(۲) اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (المزمل آیت ۲۱)

یعنی (منکروں کو ڈھیل دینے کے زمانہ میں تمہارا فرض یہ ہے کہ) نمازیں پوری شرائط کے ساتھ (خوب دل لگا کر) ادا کرو اور (خوب) زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ کو خوش کرنے کے لئے اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر الگ کر دیا کرو اور جو بھلائی بھی تم اپنی جانوں کے لئے آگے بھیجو گے تم اس کو اللہ کے پاس اس حالت میں پاؤ گے کہ وہ بہتر اور اجر میں بڑھ کر ہوگی اور اللہ سے استغفار کرو اللہ بہت معاف کرنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

الغرض اتمام حجت کے بعد مامورین الٰہی اور ان کے متبعین کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ پہلے سے بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں۔ نمازیں بہت خشوع و خضوع سے ادا کریں۔ ذکرِ الٰہی سے اپنی زبانیں تر رکھیں، توبہ، استغفار اور دعاؤں پر بہت زور دیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کرتے ہوئے اس کے فیصلے کے منتظر رہیں۔

انصار اور غیر ملکی زبانیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ انصار غیر ملکی زبانیں سیکھیں۔ فرمایا:۔

"انصار کو یہ مہم چلانی چاہیئے کہ کوئی نہ کوئی زبان آجائے۔ اگر باہر کی نہیں سیکھ سکتے تو اپنے ملک کی دوسری زبانیں سیکھئے۔"

امید کی جاتی ہے کہ کوئی خواندہ ناصر - رکن مجلس انصار اللہ - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس عہد آفریں تحریک پر لبیک کہنے سے محروم نہیں رہے گا۔

(قائد تعلیم - مجلس انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درود شریف کے بارے میں
حضرت اقدس مسیح موعود کی بابرکت تحریرات

مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ - گجرات

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:-
"اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○"
(الاحزاب: ع ۷)
اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے اس نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان دارو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجتے رہا کرو۔

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:-
"اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہیں فرمایا لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہیں کئے۔ یعنی آپؐ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔
آپؐ کی روح میں وہ صدق و صفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آئندہ ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ ایمان والے شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔"
(الحکم جلد ۷ نمبر ۲۵ صفحہ ۲)

نیز فرماتے ہیں کہ:-
"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ وہ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذَا بِمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ"
(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ حاشیہ)

ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں:-
"پھر باوا صاحب (حضرت بابا نانک) (نامل) ایک شبد میں گرنتھ میں فرماتے ہیں: ؎

پیر پیغمبر سالک سہدے اور شہید
شیخ مشائخ قاضی ملا درویش رشید
برکت تن کو اگلی پڑھتے رہن درود

یعنی جس قدر پیر پیغمبر۔ سالک اور شہید گزرے اور شیخ مشائخ اور قاضی۔ ملاں اور نیک درویش ہوئے ہیں ان میں سے انھیں کو برکت ملے گی جو جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ یہ اشارہ اس آیت کی طرف ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنی اللہ اور تمام فرشتے اس کے اس نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے وے لوگو جو ایماندار ہو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو۔ اے نبیؐ ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے پیار کرے اور تمہارے گناہ بخش دیوے۔"
(ست بچن صفحہ ۱۰۳)

حالت قبض و بسط کا علاج:

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:-
"انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی ہے۔ بسط کی حالت میں ذوق اور شوق بڑھ جاتا ہے۔ اور قلب میں انشراح پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بڑھتی ہے۔ نماز میں لذت اور سرور پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ذوق و شوق جاتا رہتا ہے اور دل میں تنگی کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ جب یہ صورت ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور پھر درود شریف بہت پڑھے نماز بھی بار بار پڑھے۔ قبض کے دور ہونے کا یہی علاج ہے۔"
(الحکم ۱۰ رجون ۱۹۰۳ء)

جسمانی عوارض سے بچنے کا ذریعہ:

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ جسمانی بیماریوں سے شفایابی اور ان سے محفوظ رہنے کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:-
"ایک مرتبہ میں ایسا سخت بیمار ہوا کہ میرا آخری وقت سمجھ کر مجھ کو مسنون طریقہ سے تین دفعہ سورۃ یٰسین سنائی گئی اور میری زندگی سے سب مایوس ہو چکے تھے۔ اور بعض عزیز دیواروں کے پیچھے روتے تھے تب اللہ تعالیٰ نے الہاماً مجھے یہ دعا سکھلائی:-
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اور القاء ہوا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال اور یہ کلمات طیبہ پڑھ اور اپنے سینے اور پشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر تو اس سے شفا پائے گا۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا اور ابھی پیالہ ختم نہ ہونے پایا تھا کہ مجھے بکلی صحت ہو گئی۔"
(روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۵۸۵-۵۸۶)

کون سا درود شریف پڑھا جائے:

حضرت اقدس فرماتے ہیں:-
"درود شریف وہی بہتر ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہے اور وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ - جو الفاظ ایک پرہیزگار کے منہ سے نکلتے ہیں ان میں ضرور کسی قدر برکت ہوتی ہے۔ پس خیال کر لینا چاہیئے کہ جو پرہیزگاروں کا سردار اور نبیوں کا سپاہ سالار ہے اس کے منہ سے جو الفاظ نکلے ہیں وہ کس قدر متبرک ہوں گے۔ غرض سب اقسام درود شریف سے یہی درود شریف زیادہ مبارک ہے یہی اس عاجز کا ورد ہے اور کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہیئے اور اس وقت تک ضرور پڑھتے رہیں جب تک ایک حالت رقت اور بے خودی اور تاثر کی پیدا ہو جائے اور سینہ میں انشراح اور ذوق پایا جائے۔"
(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۸۱)

درود شریف بکثرت پڑھا جائے:

پھر درود شریف بکثرت پڑھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ:-
"بعد نماز مغرب و عشاء جہاں تک ممکن ہو درود شریف بکثرت پڑھیں۔ اور دلی محبت و اخلاص سے پڑھیں۔ اگر گیارہ سو دفعہ روز ورد مقرر کریں یا سات سو دفعہ ورد مقرر کریں تو بہتر ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ یہی درود شریف پڑھیں۔
اگر اس کی دلی ذوق اور محبت سے مداومت کی جائے تو زیارت رسول کریمؐ بھی ہو جاتی ہے اور تنویر باطنی اور استقامت دل کے لئے بہت موثر ہے۔"
(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۶)

مختلف درود:

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتب میں مندرجہ ذیل الفاظ میں بھی درود شریف ورد کے لئے درج فرمایا ہے:-

(۱) "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَاَفْضَلِ الرُّسُلِ وَخَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔"
(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۲۷-۲۲۶)

(۲) "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ"
(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۹)

(۳) "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔"
(اشتہار ضمیمہ سرمہ چشم آریہ)

(۴) "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔"
(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۵۰)

(۵) "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْثَرَ مِمَّا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْ اَنْبِیَآئِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ"
(ازالہ اوہام صفحہ ۲۵۰)

(۶) "رَبِّ ..... صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَخَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَاَصْحَابِہٖ عَمَائِدِ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ

(باقی ص۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ! مولانا محمد صدیق امرتسری مرحوم

"داغِ فرقت دے رہا ہے کیسا کیسا آشنا"

مکرم سید محمد میاں صاحب سلیم شاہجہان پوری، نواب شاہ:

روزنامہ الفضل ۲ ستمبر ۱۹۸۴ء سے یہ المناک خبر موصول ہوئی کہ الحاج مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری بھی اللہ کو پیارے ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ۔

مولانا مرحوم سے میرے مخلصانہ اور برادرانہ تعلقات کو قریباً پندرہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ مولانا سے میری پہلی ملاقات ربوہ میں اس وقت ہوئی جب مولانا تحریک جدید کے ایک کوارٹر میں سکونت پذیر تھے۔ میری یہ ملاقات میری زیر ترتیب کتاب "تذکرہ شعرائے احمدیت" کے سلسلہ میں ہوئی اور پہلی ہی ملاقات میں مولانا کی منکسر المزاجی، خوش خلقی، متانت، تواضع اور مخلصانہ برادر نوازی کا میرے قلب پر گہرا اثر پڑا۔ مولانا نے میری اس کتاب کے سلسلہ میں میری گرانقدر مدد فرمائی اور بعض احمدی شعراء کے حالات اور نمونہ کلام مہیا فرما کر میرے کام میں آسانیاں پیدا کیں۔ جس کے لئے میں صمیم قلب سے ان کا مداح اور دعاگو ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور غریق رحمت فرمائے۔ آمین۔

مولانا نے اپنی زندگی میں میری کتاب کے لئے جو مختصر سوانح حیات اور نمونہ کلام ارسال فرمایا تھا اس کا کچھ حصہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تاکہ اس فدائے احمدیت کے تفصیلی حالات مطالعہ کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو اور مرحوم کے لئے دلوں میں دعاؤں کی تحریک پیدا ہوتی رہے۔

مولانا کا نام محمد صدیق اور والد صاحب کا نام نور محمد ہے جو حضرت بانیٔ سلسلہ کے مریدانِ باصفا میں شامل تھے۔ حضرت نور محمد صاحب نے ۱۸۹۳ء میں ابتداً بذریعہ مکتوب حضور کی بیعت کی۔ بعد ازاں ۱۹۰۳ء میں اپنے والد ماجد میاں گلاب دین صاحب کے ساتھ قادیان جا کر دستی بیعت سے مشرف ہوئے۔ مولانا محمد صدیق امرتسری ۱۹۱۵ء میں ضلع امرتسر کے ایک گاؤں بھڈیار تحصیل اٹاری میں پیدا ہوئے۔ یہ گاؤں امرتسر کو لاہور سے ملانے والی سڑک پر واقع تھا۔ مولانا کا خاندان مستقل طور پر اسی موضع میں سکونت پذیر تھا۔ یہاں کی جماعت کو یہ فخر حاصل ہے کہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے لاہور تشریف لے جاتے ہوئے دو ایک مرتبہ چند چند گھنٹوں کے لئے یہاں قیام فرمایا۔

میاں نور محمد صاحب مولانا کی پیدائش کے چند سال بعد ترک سکونت کر کے جلیانوالہ باغ امرتسر میں رہائش پذیر ہو گئے تھے اور یہیں سے مولانا کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ پرائمری کی تعلیم مکمل ہو جانے پر ان کے والد صاحب نے ۱۹۲۸ء میں قادیان میں جا کر مدرسہ احمدیہ میں داخل کرا دیا۔ یہاں مولانا نے پہلے مدرسہ احمدیہ بعد ازاں جامعہ احمدیہ میں اپنی تعلیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور ۱۹۳۶ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ بعد ازاں کچھ عرصہ بطور مربی شہر امرتسر میں کام کرنے کا موقع ملا۔ بالآخر آپ کا تقرر بطور نائب مدیر روزنامہ الفضل ہو گیا اور آپ ادارہ الفضل سے منسلک ہو گئے۔

۱۹۳۷ء میں حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر کہ نوجوان اپنے خرچ پر بیرونی ممالک میں نکل جائیں اور خدمت دین کا فریضہ بجا لائیں۔ مولانا نے بھی لبیک کہا اور قادیان میں اپنے والد صاحب کی زمین کا ایک قطعہ فروخت کر کے مشرق وسطیٰ جا پہنچے جہاں کچھ عرصہ قیام کے بعد خدمت دین کے سلسلہ میں ممالک شرق اوسط کے دورے کرتے رہے۔ ۱۹۳۸ء میں حضرت مصلح موعود نے آپ کو بطور نائب امام، بیت الفضل لندن روانہ کر دیا جہاں ۱۹۴۰ء تک آپ کو حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی قیادت میں خدمات بجا لانے کا موقع میسر آیا۔ ۱۹۴۰ء میں آپ کو سیرالیون (مغربی افریقہ) بھیجا گیا۔ یہاں آپ کو بطور مربی انچارج سیرالیون مشن ۱۹۵۹ء یعنی پورے انیس سال تک خدمات بجا لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اپریل ۱۹۵۹ء میں آپ کو لائبیریا تبدیل کر دیا گیا۔ وہاں بطور مربی انچارج لائبیریا مشن ۱۹۶۰ء کے اواخر تک کام کرتے رہے۔ دسمبر ۱۹۶۰ء میں آپ ربوہ واپس تشریف لائے۔ لیکن جلد ہی یعنی ۱۹۶۲ء میں آپ کا تقرر بطور مربی انچارج سنگاپور عمل میں آیا۔ یہاں بھی آپ نے ۱۹۶۶ء تک شاندار خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں آپ وکالت تبشیر تحریک جدید کے شعبہ تصنیف و تالیف سے وابستہ ہو گئے۔ ۱۹۶۷ء میں آپ کا تقرر مربی انچارج جزائر فجی ہوا۔ وہاں کئی سال تک شاندار دینی خدمات انجام دینے کے بعد ربوہ واپس آئے اور خرابیٔ صحت کی بنا پر سلسلہ کی خدمات سے سبکدوش ہو کر ربوہ میں رہائش پذیر ہو گئے اور خاموشی کے ساتھ مضامین نثر و نظم کے ذریعہ خدمات بجا لاتے رہے۔

اگرچہ ابتداء میں ہی آپ نے عربی زبان میں فضیلت کی سند حاصل کر لی تھی اور ایک عرصہ تک مشرق وسطیٰ میں فریضہ خدمت دین ادا کرنے کے بعد آپ کو عربی زبان میں تحریر و تقریر کا خاص ملکہ حاصل ہو چکا تھا۔ لیکن ایک ہمہ وقتی خادم کی طرح رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کی بابرکت دعا پر عمل کرتے ہوئے ۱۹۲۶ء میں میٹرک، ۱۹۵۳ء میں ایف اے، اور ۱۹۶۱ء میں بی اے کے امتحانات پاس کر لئے۔ اسی طرح ۱۹۶۶ء میں سنگاپور سے واپسی پر ایم اے (عربی) کے امتحان میں بھی کامیابی حاصل کر لی۔

ابتدائی تعلیم:

۱۹۲۲ء میں مولانا کے دادا جان حضرت میاں گلاب دین صاحب نے دینی تعلیم کے حصول کے لئے مولانا صاحب کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے مرید باصفا حکیم جان محمد صاحب کے سپرد کر دیا۔ حکیم صاحب موصوف ضلع سیالکوٹ کے ایک کشمیری خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور امرتسر میں مولانا کے مکان کے قریب حکمت اور عطاری کی دکان کرتے تھے۔ انہوں نے بڑی توجہ سے مولانا کی تربیت فرمائی۔ مولانا نے ان سے ناظرہ قرآن کریم اور نماز اور کتابت وغیرہ سیکھی۔ قیام پاکستان کے بعد انہی حکیم صاحب کی ایک بھانجی محترمہ امۃ القیوم صاحبہ سے مولانا کی شادی جون ۱۹۵۰ء میں ربوہ میں ہوئی۔ حکیم صاحب موصوف اب وفات پا چکے ہیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

اساتذہ کرام:

دوران تعلیم مولانا کو جن بزرگ اور مشفق اساتذہ کی شاگردی نصیب ہوئی۔ ان میں سے اکثر بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے جلیل القدر مریدانِ باصفا اور حقیقی معنوں میں طالبعلموں کے مربی و محسن اور نہایت بلند اخلاق اور اعلیٰ علمی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ چند بزرگوں کے نام نامی و اسم گرامی یہ ہیں:۔

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب، حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل حلالپوری، حضرت میر محمد اسحٰق صاحب، حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب بی اے (سابق مہر سنگھ)، حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ قادیان۔ حضرت مولانا ارجمند خان صاحب، حضرت مولانا تاج الدین صاحب فاضل سابق ناظم قضاء۔ حضرت ماسٹر غلام حیدر صاحب بی اے بی ٹی۔ جناب چوہدری عبدالواحد صاحب بی اے سابق ایڈیٹر "اصلاح" کشمیر۔

شعر و ادب سے دلچسپی کے محرکات:

آپ کے والد میاں نور محمد صاحب پنجابی زبان کے اچھے شاعر تھے۔ اس طرح شعر و شاعری کا ملکہ آپ کو وراثتہً ملا۔ جس کو بر محل استعمال کرنے کا سلیقہ آپ نے احمدیت میں پروان چڑھ کر سیکھا اور اپنے پاکیزہ جذبات اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کو نظم کا جامہ پہنا کر اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کی صف میں شامل ہوئے۔ شعر و شاعری سے آپ کو بچپن ہی سے لگاؤ رہا ہے۔ ابتداً غالبؔ تخلص اختیار کیا لیکن بعد ازاں اپنے نام ہی کو بطور تخلص استعمال کرنے لگے اور بقول امیر مینائی ادنیٰ سے تصرف کے ساتھ کہ:۔

نام کا نام تخلص کا تخلص صدیقؔ
یہ عجب لطف خداداد میرے نام میں ہے

آپ جب قادیان میں مدرسہ احمدیہ کی چھٹی جماعت میں طالب علم تھے تو ایک روز بورڈنگ کی عمارت کے عقب میں ڈھاب کے کنارے کھڑے تھے۔ اسی اثناء میں حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکملؔ نے بہشتی مقبرہ کی طرف جاتے ہوئے آپ کو بازو سے پکڑ لیا اور اپنے ساتھ لے چلے اور اسی دوران حضرت اکملؔ نے مولانا کا نام اور خاندانی حالات معلوم کر لئے۔ واپسی پر کہنے لگے کہ پنڈت لیکھرام کے متعلق پیشگوئی کے بارہ میں تم جو کچھ جانتے ہو لکھ کر لاؤ۔ چنانچہ مولانا نے اکملؔ صاحب کے اس حکم کی تعمیل میں اس موضوع پر ایک مضمون لکھا جس کو بعد تصحیح اکملؔ صاحب نے ریویو آف ریلیجنز اردو یا دعا میں جس کے وہ اس وقت ایڈیٹر تھے شائع کر دیا۔ اس کے بعد ۱۹۳۲ء میں ایک روز جب مولانا قاضی اکملؔ صاحب کے دفتر کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ انہوں نے مولانا کو بلا کر پاس بٹھا لیا اور اپنے اشعار کا مجموعہ "نغمۂ اکملؔ" مولانا کو مطالعہ کے لئے دیا۔ لکڑی کے جس تخت پر قاضی صاحب بیٹھا کرتے تھے اس کی عقبی دیوار پر سیدنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک بڑے سائز کی تصویر آویزاں تھی۔ اس میں حضور کی نیم وا آنکھیں اور نورانی چہرہ مولانا کو اس قدر اچھا لگا کہ بار بار دیکھنے کے بعد بھی مولانا کی طبیعت سیر نہ ہوئی اور مولانا ٹکٹکی لگائے تصویر کو دیکھتے رہے۔ اس تصویر کے نیچے غالباً حضرت قاضی صاحب کا ایک شعر کچھ اس طرح لکھا تھا ؎

یہ لب کھلیں تو تڑپ جائیں سینکڑوں نغمے
یہ آنکھ اٹھے تو چھلک جائے کیف مینا نہ"

مولانا نے تصویر دیکھتے ہوئے اس شعر کو بار بار دہرایا تو حضرت قاضی صاحب نے فرمایا:۔

"معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں بھی شعروں سے بہت دلچسپی ہے"

مولانا نے عرض کیا:۔

"ہاں ہے تو سہی!"

قاضی صاحب نے فرمایا کہ چند اشعار لکھ کر لاؤ میں بعد درستی شائع کر دوں گا۔ چنانچہ مولانا نے لیکھرام پر ایک نظم کہی جس کا پہلا شعر یہ تھا ؎

مرا کیوں لیکھرام آتما بھلا کس کو نہیں معلوم
ہوئے مرحوم جس کی موت سے سب عالم و محکوم"

یہ نظم مولانا نے مکرم حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی سے اصلاح لے کر حضرت قاضی صاحب کی خدمت میں پیش کر دی جو بعد میں قاضی صاحب نے "مصباح" میں شائع کر دی۔

اس حوصلہ افزائی کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولانا نے وقتاً فوقتاً شعر کہنے شروع کر دیئے جن میں سے بعض شائع بھی ہوتے رہے۔ ایک دو سال بعد ایک کہنہ مشق شاعر طالب دہلوی قادیان آئے جنہیں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ناظر تالیف و تصنیف قادیان نے "شاہنامہ احمدیت" لکھنے کی تحریک کی۔ ان سے مولانا کی راہ و رسم بڑھی تو مولانا نے اپنی پچیس تیس غزلیں اور چند نظمیں ایک نوٹ بک کی صورت میں بغرض اصلاح طالب صاحب کی خدمت میں پیش کیں۔ لیکن چند دن بعد معلوم ہوا کہ وہ بغیر اطلاع دیئے قادیان سے کہیں چلے گئے اور پھر کبھی ان کا حال معلوم نہ ہو سکا اور اس طرح مولانا کی وہ ابتدائی مشق سخن دریا برد ہو گئی۔ مجموعہ کلام کے اس طرح ضائع ہو جانے کا مولانا کو بہت صدمہ ہوا اور ایک عرصہ تک طبیعت شعر و شاعری کی طرف مائل نہ ہو سکی۔ لیکن چونکہ مولانا کو ملکۂ شعری قدرت کی طرف سے عطا ہوا تھا اس لئے ۱۹۶۲ء میں جب مولانا خدمت دین کے سلسلہ میں ملائشیا بھیجے گئے تو آپ کو اہل و عیال کی جدائی کچھ زیادہ ہی محسوس ہونے لگی جس کے نتیجہ میں طبیعت پھر شعر و سخن کی طرف مائل ہو گئی اور اب تک مولانا کے دو شعری مجموعے زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ چکے ہیں۔ پہلا مجموعہ "نغمات صدیق" کے نام سے اور دوسرا "دل کی دنیا" کے عنوان سے۔

ان کتابوں کو پڑھ کر یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ آپ کا کلام نہایت سادہ اور عام فہم ہوتا ہے۔ آپ اپنی سلاست طبع کو محاسن شعری پر قربان نہیں ہونے دیتے۔ اور نہ اپنے پیغام کو براہ راست قارئین تک پہنچانے میں کسی استعارہ یا تشبیہ کو سدراہ بننے دیتے ہیں۔ ایک عرصہ تک خدمت دین اور اصلاح و ارشاد کا فریضہ انجام دینے کی وجہ سے آپ کے مزاج میں انتہائی انکسار اور مسکنت پیدا ہو گئی جس نے آپ کے حسن سیرت کو چار چاند لگا دیئے۔ اور یہی انکسار اور فروتنی آپ کی شاعری کا طرۂ امتیاز ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سابق وکیل التبشیر و وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ مولانا کا تعارف اس طرح کرواتے ہیں:۔

"مولانا صدیق صاحب امرتسری سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معروف اور دیرینہ (مربی) ہیں اور وطن اور اعزہ سے دور رہ کر خدمات سلسلہ بجا لانے کی سعادت بارہا حاصل کر چکے ہیں احباب جماعت ان کا منظوم کلام گاہے گاہے سلسلہ کے مختلف اخبارات و رسائل میں پڑھتے رہتے ہیں۔ مولانا موصوف ایک دردمند دل رکھنے والے ایسے شاعر ہیں جو اپنے قارئین میں دینی اقدار اور مذہبی روح کا احساس بیدار کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی نظموں اور غزلوں کے مطالعہ سے یہی احساس ابھرتا ہے۔"

(نغمات صدیق صفحہ ف)

محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ مرحوم "نغمات صدیق" کے پیش لفظ میں فرماتے ہیں:۔

"مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری میرے نزدیک جماعت کے موجودہ دور کے ایسے شعراء میں سے ہیں جن کا کلام جاذب اور دلکش ہے اور کلام میں روانی سلاست، سادگی اور آسان پسندی نے اسے جماعت کے ہر طبقہ میں مقبول بنا دیا ہے۔ مضامین اکثر تربیتی و اخلاقی ہیں اور احمدیت کی روح سے معمور۔ اردو کلام کے علاوہ ان کا عربی کلام بھی اپنی ذات میں گرانمایہ ہے۔"

(پیش لفظ صفحہ ل نغمات صدیق)

اسی طرح پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پردازی سابق صدر شعبہ اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ رقمطراز ہیں:۔

"شعر کو انسانی جذبات کے اظہار کا بہترین وسیلہ قرار دیا گیا ہے اس لئے تنقید شعر کے وقت سب سے پہلے یہ دیکھا جاتا ہے کہ شاعر جذبات کے اظہار پر کسی حد تک قدرت رکھتا ہے۔ مجھے مسرت ہے کہ مولانا محمد صدیق امرتسری کا زیر نظر مجموعہ اس لحاظ سے ایک مکمل شعری مجموعہ ہے کہ اس میں جذبات کے تموج اور نشیب و فراز کا مکمل احاطہ کیا گیا ہے۔ شعر سادہ، زبان صاف اور اظہار بے لوث ہے۔ اس لئے پڑھنے والا طبیعت پر گرانی محسوس نہیں کرتا اور یہ بذات خود ایک بڑی خوبی ہے۔ مولانا محمد صدیق امرتسری بنیادی طور پر ایک (خادم دین) ہیں اس لئے ان کے شعروں کا بنیادی عنصر (خدمت دین) ہے۔ وہی بنیادی اصول جس کی طرف حضرت بانیٔ سلسلہ نے اشارہ فرمایا ہے ؎

"اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے"

مقصدی شاعری میں بعض اوقات فنی اسرار و رموز نظر انداز ہو جاتے ہیں لیکن اس مجموعہ میں شاعر نے شعر کی نوک پلک سنوارنے میں خاص محنت سے کام لیا ہے ..... ان کی غزلوں میں بڑی شوخی اور طرازی ہے اور مضمون میں ربط اور سلاست بیان۔"

(نغمات صدیق صفحہ م، ن)

حضرت مصلح موعود کی ذرہ نوازی

حضرت مصلح موعود نے مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب کی خدمات دین کا ذکر کرتے ہوئے ایک بار فرمایا:۔

"مغربی افریقہ کے دو (خدامان دین) خصوصیت سے قابل ذکر ہیں ایک مولوی نذیر احمد صاحب (ابن بابو فقیر علی صاحب) اور دوسرے مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری۔ یہ لوگ ایسے علاقے میں ہیں جہاں سواریاں مشکل سے ملتی ہیں۔ کھانے پینے کی چیزیں بھی آسانی سے میسر نہیں آتیں۔ راستے میں کبھی ستو پھانک کر گزارہ کر لیتے ہیں اور کبھی کوئی پھل کھا لیتے ہیں۔ پھر انہیں سینکڑوں میل دور سے کرنے پڑتے ہیں اور ان دوروں کا اکثر حصہ وہ پیدل طے کرتے ہیں۔ یہ قربانیاں ہیں جو سالہا سال سے یہ لوگ دے رہے ہیں۔ چیف اور رؤسا ان کا مقابلہ کرتے ہیں ..... ان تمام روکوں کے باوجود وہ مختلف علاقوں میں جماعتیں قائم کرتے اور خانہ بدوشوں کی طرح دین کی (خدمت) کے لئے پھرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ ایسے نہیں کہ جماعت ان کی قربانیوں کے واقعات کو تسلیم کرنے سے انکار کر سکے ..... اس میں کیا شبہ ہے کہ جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں وہ ساری جماعت کا ہے اور اس لحاظ سے جماعت کے ہر فرد کو اپنی دعاؤں میں ان ..... کو یاد رکھنا چاہیئے۔"

("نغمات صدیق" صفحہ بحوالہ روزنامہ "الفضل" یکم اخاء/اکتوبر ۱۳۲۱ ہش/۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

اصلاح شعر و اساتذہ:

شاعری میں مولانا نے جن بزرگ ہستیوں سے استفادہ کیا اس کا بیان انہیں کے الفاظ میں سماعت فرمایئے:۔

"میرے ان بزرگ استادوں میں جن سے اس سلسلہ میں خاکسار نے خاص استفادہ کیا ہے اور جو ہمیشہ میری ہمت افزائی کا موجب ہوئے۔ سرفہرست حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل کا نام نامی ہے جو کمال محبت اور شفقت سے میرے طالب علمی کے زمانے یعنی ۱۹۳۰ء سے مجھے اردو نثر میں مضامین لکھنے اور شعر کہنے پر نہ صرف آمادہ کرتے رہے بلکہ بعد اصلاح متواتر شائع بھی فرماتے رہے۔ محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم سابق ایڈیٹر روزنامہ "الفضل" بھی اس سلسلہ میں سالہا سال تک میری رہنمائی اور اصلاح فرماتے رہے ہیں۔ حضرت قاضی اکمل کے علاوہ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری سے بھی کافی عرصہ اصلاح لیتا رہا ہوں۔ اسی طرح مکرم حافظ محمد سلیم صاحب اٹاوی سے بھی

طالب علمی کے زمانہ سے اب تک استفادہ کرتا رہا ہوں۔"

مولانا کے فجی تشریف لے جانے سے قبل کی بات ہے کہ مولانا جلسہ سالانہ کے دوران ایک شب میری قیام گاہ پر تشریف لائے۔ میں اس وقت برادرم شمس الاطباء حکیم محمد صدیق صاحب (طیب جدید) کے مکان واقع دارالرحمت غربی میں سکونت پذیر تھا۔ مولانا نے شعر و شاعری کے معائب و محاسن کے متعلق اظہار خیال کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسار نے اس تھوڑے سے وقت میں انتہائی اختصار لیکن بڑی وضاحت کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس پر مولانا نے اطمینان کا اظہار کیا۔ بعد ازاں فجی سے بھی اپنی منظومات نیز نثر ثانی خاکسار کو بھیجتے رہے۔ فجی سے واپسی پر بھی جب کبھی ملاقات کا موقعہ ملتا تو اپنا تازہ کلام خاکسار کو بغرض مشورہ سخن فرور دکھاتے۔ یہ محض ان کا حسن ظن تھا ورنہ ان کا کلام اکثر و بیشتر استقام سے پاک اور محاسن شعری کا حامل ہوتا تھا۔ جیسا کہ اُن کے دونوں شعری مجموعے اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تادم آخر ان کو خدمات دین کی توفیق دی اور وہ اپنی ذہانت اور جودت طبع کے جوہر شاعری کے میدان میں دکھاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی گوناگوں خدمات دینیہ اور ملیہ کو بپایہ قبول شرف عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چل کر اپنی زندگیوں کو سنوارنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

آمین!

"موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے"

تقریب شادی

میرے بیٹے عزیزم کیپٹن داؤد احمد ابن شیخ محمد رمضان صاحب مرحوم کی دعوت ولیمہ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۸۴ء کو راولپنڈی میں دی گئی۔ جماعت احمدیہ کے افراد اور غیر از جماعت اعلیٰ فوجی افسران نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب احسن طور پر اختتام پذیر ہوئی۔

میرے بیٹے کا نکاح عزیزہ امۃ الحی حبیبہ بنت مکرم عطاء الرحمٰن صاحب طاہر کراچی سے مورخہ ۱۲ ستمبر کو گیسٹ ہاؤس ڈیفنس سوسائٹی میں محترم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اکاون ہزار (۵۱،۰۰۰/-) مہر پر پڑھا تھا اور تقریب رخصتانہ ۱۳ ستمبر کو ہوئی تھی۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے کامیاب ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(صفیہ رمضان۔ اسلام آباد)

"اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّہٗ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔" (ابوداؤد)

حسد سے پرہیز کرو کیونکہ وہ نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

دعائے مغفرت

میرے ماموں جان و خسر مکرم و محترم صوفی محمد دین صاحب موحی آف محلہ رحیم پورہ شہاب جنوب شہر سیالکوٹ میں مورخہ ۹/۸۴ ۱۷ بروز سوموار رات دو بجے بعمر ۷۸ سال وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا جنازہ سیالکوٹ میں مکرم امیر صاحب نے مورخہ ۹/۸۴ ۱۷ کو اور البیت المبارک ربوہ میں ۹/۸۴ ۱۸ کو محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے بعد نماز عصر پڑھایا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

مرحوم مکرم میاں نظام الدین صاحب (مرحوم) کے بھتیجے تھے۔ نیک دل، ملنسار، پابند صوم و صلوٰۃ اور جماعت سے گہرا تعلق رکھنے والے تھے۔ مرحوم محمود احمد صاحب مبشر اے ایس ایم کراچی اور محمد اسلم امتیاز صاحب آف کراچی کے والد تھے۔ جو آخری وقت پر کراچی سے پہنچ کر تدفین میں شریک ہوئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے تین بیٹیاں اور ایک بیوہ چھوڑے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

(محمد علی منور۔ اسلام آباد)

بارانی علاقوں میں کاشت گندم

گندم کی کاشت کا موسم شروع ہونے والا ہے۔ آبپاش علاقہ کی نسبت بارانی علاقہ کی پیداوار کم ہوتی ہے۔ جس سے ملکی پیداوار میں کمی ہونے کا احتمال رہتا ہے۔ اگر زمیندار احباب توجہ فرما دیں تو بہتر پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔ بارانی علاقوں کے احباب کی رہنمائی کے لئے چند باتیں درج ذیل ہیں۔

ا۔ ایک بار مٹی پلٹنے والا گہرا ہل چلائیں۔ بعد ازاں تھوڑے تھوڑے وقفہ سے زمین میں ہل چلاتے رہیں۔ آخری بار کاشت سے پہلے دو دفعہ ہل اور سہاگہ چلائیں تاکہ زمین اچھی طرح تیار ہو جائے۔

ب:۔ پرانی اقسام کی بجائے مندرجہ ذیل بہتر اقسام کاشت کریں۔

لائل پور ۷۳ - ۱۵ اکتوبر سے ۱۵ نومبر تک بحساب ۳۵ کلوگرام فی ایکڑ۔
پاک ۸۱ - ۲۵ " " ۱۵ " " " ۴۰ " " " "
بلیو سلور - ۲۰ نومبر " ۱۵ دسمبر " " ۴۰ سے ۴۵ کلوگرام فی ایکڑ۔

ج:۔ کاشت بذریعہ پورہل کریں اور بیج کی گہرائی ۲½ انچ سے ۲ انچ ہونی چاہیئے اور بیج کو اچھی طرح صاف کر لینا چاہیئے۔

د:۔ کاشت سے پہلے بیج کو دوائی واٹٹاویکس بحساب دو گرام فی کلوگرام لگانے سے کئی بیماریوں (مثلاً کانگیاری، اکھیڑا، ممنی وغیرہ) سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

ر:۔ بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے کیمیائی کھاد درج ذیل شرح سے استعمال کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۴ کلوگرام نائٹروجن اور ۲۳ کلوگرام فاسفورس۔ مطلوبہ مقدار حاصل کرنے کے لئے ایک بوری ڈی۔ اے۔ پی اور ایک بوری یوریا یا دو بوری نائٹرو فاس اور نصف بوری یوریا استعمال کریں۔ کاشت سے پہلے کھاد کا چھڑکاؤ دے دیں۔

س:۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی ضرور کی جائے۔

مزید معلومات کے لئے مقامی عملہ محکمہ زراعت یا نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ سے رابطہ قائم کریں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی مساعی حسنہ میں برکت عطا فرماوے آمین۔

(مرسلہ نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ)

پتہ درکار ہے

۱۔ عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم رشید احمد صاحب وصیت نمبر ۱۱۷۸۶ سابقہ پتہ قادر آباد ضلع سیالکوٹ۔

۲۔ شہزادہ بیگم صاحبہ زوجہ سید ولی محمد صاحب وصیت نمبر ۱۱۷۹۵ سابقہ پتہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ۔

اگر کسی دوست کو ان موصیات کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دعا

میری والدہ کا آپریشن ۱۰/۸۴ ۲ کو ڈاکٹر ولی محمد ساغر کی قیادت میں سول ہسپتال فیصل آباد میں ہوا جو کامیاب رہا۔ اسی طرح میرے والد صاحب بھی کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(عزیز احمد۔ دارالنصر شرقی ربوہ)

(بقیہ درود شریف)

وَعَلٰی جَمِیْعِ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ"
(روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۱۷)

(۷) "رَبِّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَھَبْ لَہٗ مَرَاتِبَ مَا وَھَبْتَ لِغَیْرِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ۔ رَبِّ اَعْطِہٖ مَا اَرَدْتَّ اَنْ تُعْطِیَنِیْ مِنَ النَّعْمَاءِ ثُمَّ اغْفِرْلِیْ بِوَجْھِکَ وَاَنْتَ الرَّحِیْمُ الرَّحْمٰنُ"
(اعجاز المسیح صفحہ ۲۸)

ترجمہ: اے میرے رب تمام رسولوں میں سے برگزیدہ اور تمام متقیوں کے پیشوا (حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج اور آپ کو وہ مراتب بخش جو تو نے کسی نبی کو نہیں بخشے۔ اے میرے رب جو نعمتیں دینے کا تو نے مجھے ارادہ کیا ہے وہ بھی آپ کو ہی دے دے اور پھر مجھے اپنے وجہ کریم کے طفیل بخش دے اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ (آمین!)

مضمون نویسی کا مقابلہ

کمپیوٹر سوسائٹی آف پاکستان کراچی کی طرف سے مضمون نویسی کے ایک مقابلہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ عنوانات درج ذیل ہیں:۔

① My understanding of a computer.
② How can computer help you in your career.
③ How would you use computers to help your country.
④ How can computer technology benifit the third world.
⑤ What should be the future plans for effective computerisation in the country.
⑥ Topic of your choice, but specially related to computers and their applications in a developing country.

ان مقابلوں کے لئے مندرجہ ذیل معیار ہوں گے۔

① جماعت دہم تک کے طلباء کے لئے صرف ۱ اور ۶ عنوانات ہوں گے۔ انعامات بالترتیب دو ہزار، ایک ہزار، اور پانچ سو ہوں گے۔
② کالجز/یونیورسٹیز کے طلبہ و طالبات کے لئے تمام موضوعات۔ انعامات تین ہزار، دو ہزار اور ایک ہزار۔
③ کمپیوٹر کے شعبہ سے منسلک افراد کے لئے ۱ اور ۲ کے علاوہ تمام موضوعات انعامات دس ہزار، پانچ ہزار اور تین ہزار۔
④ عوام الناس کے لئے تمام موضوعات۔ انعامات پانچ ہزار، تین ہزار اور دو ہزار۔

کمپیوٹر سوسائٹی آف پاکستان کی ایک اعلیٰ رکنی کمیٹی تمام مضامین کا جائزہ لے گی اور اس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

مضامین ایک ہزار سے پندرہ سو الفاظ پر مشتمل ہونے چاہئیں (درجہ اوّل کے لئے ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ تک الفاظ)۔

یہ مضامین انگریزی یا اردو میں سے کسی زبان میں بھی لکھے جا سکتے ہیں۔ لفافے کے اوپر Nation wide Essay competition اور اپنا درجہ category ضرور لکھیں۔

مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۸۴ء ہے۔ مضامین بھیجنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ ہے۔

کمپیوٹر سوسائٹی آف پاکستان۔ پوسٹ آفس بکس ۸۹۱۲ تیسری منزل عظمیٰ کورٹ۔ لہک ساں کلفٹن کراچی۔

نصرت انڈسٹریل سکول میں داخلہ

نصرت انڈسٹریل سکول میں ڈپلومہ کلاس کا داخلہ جاری ہے۔ طالبات زیادہ سے زیادہ رجوع کریں۔

اسی طرح پرائیویٹ طور پر بھی درج ذیل کام سکھائے جاتے ہیں۔ کٹائی و سلائی، نٹنگ۔ پینٹنگ ہینڈ، مشین ایمبرائیڈری وغیرہ۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

بیویوں سے حسن سلوک

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"میرا تو یہی جی چاہتا ہے کہ میری جماعت کے لوگ کثرت ازدواج کریں اور کثرتِ اولاد سے جماعت کو بڑھا دیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ پہلی بیویوں کے ساتھ دوسری بیوی کی نسبت زیادہ اچھا سلوک کریں۔ تاکہ اسے تکلیف نہ ہو۔ دوسری بیوی پہلی بیوی کو اسی لیے ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ میری عزت و پرداخت اور حقوق میں کمی کی جاوے گی۔ مگر میری جماعت کو اس طرح نہ کرنا چاہئے۔ اگرچہ عورتیں اس بات سے ناراض ہوتی ہیں۔ مگر میں تو یہی تعلیم دوں گا۔ ہاں یہ شرط ضرور ہے گی۔ کہ پہلی بیوی کی عزت و پرداخت اور اس کے حقوق دوسری کی نسبت زیادہ توجہ اور غور سے ادا ہوں۔ اور دوسری سے اُسے زیادہ خوش رکھا جائے۔ ورنہ یہ نہ ہو۔ کہ بجائے ثواب کے عذاب ہو۔ عیسائیوں کو بھی اس امر کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اور بعض دفعہ پہلی بیوی کو زہر دیکر دوسری کی تلاش سے اس کا ثبوت دیا ہے۔ یہ تقویٰ کی عجیب راہ ہے۔ مگر بشرطیکہ انصاف ہو۔ اور پہلی کی نگہداشت میں کمی نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۴)

(نظارت اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے داخلہ

تمام ایسے احمدی طلباء جنہوں نے ایف۔ ایس۔ سی (پری انجینئرنگ گروپ) کا امتحان پاس کر لیا ہے اور وہ صوبہ سندھ کا ڈومیسائل رکھتے ہوں اگر وہ مہران انجینئرنگ یونیورسٹی جامشورو اور مہران انجینئرنگ یونیورسٹی کالج نواب شاہ میں ڈگری کورسز میں داخلہ لینے کے خواہش مند ہوں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ داخلہ فارم مع پراسپکٹس (۲۰/ روپے) ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۴ء تک وصول کر سکتے ہیں فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۴ء ہے۔ اس سلسلے میں احمدی طلباء کی راہنمائی کے لئے گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

۱۔ محمد سلیم رانا کمرہ نمبر ۱۷ سرسید ہاسٹل مہران انجینئرنگ یونیورسٹی جامشورو
۲۔ رضوان لطیف شرما، محمود ہال لیاقت مارکیٹ نواب شاہ۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری علی احمد صاحب گوندل آف شادیوال ضلع گجرات اور ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کی صحت پیرانہ سالی کے باعث اکثر خراب رہتی ہے۔ چوہدری صاحب ۱۹۵۲ء میں ملازمت سے ریٹائر ہو گئے تھے اور باوجود آمدنی کمی آ جانے کے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے نومبر ۱۹۸۲ء کے ارشاد کی تعمیل میں انہوں نے بنا اپنی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور اپنے والدین کی طرف سے حسب استطاعت تمام بقایا جات تحریک جدید ادا کر دیئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مجاہدین دفتر اول کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے ان کو شفائے کامل و عاجل سے نوازے۔ آمین!

تحریک جدید کے ایک معاون خصوصی مکرم ٹھیکیدار محمد امین صاحب مقیم ربوہ تین سال سے خرابیٔ صحت کے باعث اپنا کاروبار انجام نہیں دے سکے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنا گراں قدر چندہ باقاعدگی سے ادا فرما رہے ہیں۔ امسال بھی انہوں نے مبلغ دس ہزار (۱۰،۰۰۰/) روپے ادا فرمایا ہے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ شافیٔ مطلق خدا کامل صحت اور کاروبار میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور ان کی قربانیاں قبول فرمائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

احباب جماعت توجہ فرمائیں!

قبل ازیں ۲۰ ستمبر اور ۲۵ ستمبر ۱۹۸۴ء کی اخبار الفضل میں "ضروری اعلان - احباب جماعت توجہ فرمائیں!" کے عنوان کے تحت شائع ہو چکا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ براہ کرم مندرجہ ذیل تجاویز طلب مسائل کے بارہ میں اگر وہ کوئی تجویز رکھتے ہوں تو ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۴ء تک معین الفاظ میں اپنی تجاویز بھجوائیں۔

مجلس مشاورت ۱۹۸۴ء میں مجوزہ قواعد وصیت پیش ہوئے تھے۔ جو بعض ترامیم کے ساتھ منظور کر لئے گئے تھے۔ مندرجہ ذیل امور کے بارہ میں حضور اقدس نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ نظر ثانی کے لئے سٹینڈنگ کمیٹی (نظارت بہشتی مقبرہ) کے سپرد کئے جاتے ہیں احباب جماعت دوران سال مزید غور کریں اور اپنے مشورے مرکز کو بھجوائیں۔

حضور اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنی مفید آراء سیکرٹری کمیٹی قواعد وصیت کو بھجوا دیں۔ تاکہ ان تجاویز کو مدنظر رکھ کر زیر غور امور کے بارہ میں کسی فیصلہ پر پہنچ کر سفارشات مرتب کی جا سکیں۔ شکریہ!

(۱) ہاؤس رینٹ الاؤنس وغیرہ (آمد سے استثناء کے سلسلہ میں)

ہاؤس رینٹ کی متعدد صورتیں ہیں۔ بعض پرائیویٹ اور نیم سرکاری ادارے اور کمپنیاں اپنے ملازمین کو فرنشڈ (FURNISHED) رہائش مہیا کرتی ہیں۔ اور کرایہ کے لئے کچھ نقد رقم نہیں دیتے۔

بعض ادارے ایک معین رقم بطور کرایہ الاؤنس کے دیتے ہیں اور وہ عملاً کرائے پر ہی صرف ہو جاتا ہے۔ بعض ادارے تنخواہ کا ایک معین فی صد بطور کرایہ الاؤنس کے دیتے ہیں۔ اور وہ کرایہ پر اٹھ جانے والی رقم سے عموماً کم ہوتا ہے۔

بعض کیسز (CASES) ایسے ہیں کہ ملازم کا اپنا ذاتی مکان ہے اور وہ اپنے محکمہ سے کرایہ الاؤنس وصول کرتا ہے۔

بعض سرکاری ادارے یا گورنمنٹ اپنے ملازمین کو سرکاری مکان مہیا کرتی ہے اور اس کے عوض ان کو ہاؤس رینٹ نہیں دیتی۔ بلکہ ان کی بنیادی تنخواہ سے پانچ فیصد کٹوتی بھی کرتی ہے۔

یہ مسئلہ اس بات کا متقاضی ہے کہ ایسا جامع اور مانع قاعدہ تجویز کیا جائے جو ہر شخص کو مطمئن کر دے۔ کہ اس کے ساتھ قربانی کے معیار کے لحاظ سے یکساں سلوک ہو رہا ہے۔ وصیت کی اغراض کی خاطر ایسا قاعدہ بنایا جانا مقصود ہے کہ جو تکلیف مالا یطاق نہ ہو اور قربانی کی وہ روح بھی قائم رہے جو حضرت مسیح موعود قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس مختلف النوع الجھے ہوئے مسئلہ کی صورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ان دونوں اصولوں کو ملحوظ رکھ کر احباب جماعت غور فرما کر اپنا مشورہ معین صورت میں بھجوائیں۔ تاکہ کوئی حتمی قاعدہ بنایا جا سکے۔

(۲) ایسے موصیان جن کا صرف ایک مکان ہو اور وہ خود اس میں رہائش پذیر ہوں ان کے لئے سہولت کی کوئی صورت پیدا کی جانی مقصود ہے۔

محدود آمد والے موصی صاحبان جو خود اپنے ذاتی مکان میں رہتے ہیں اور ان کی کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ ان کے لئے اپنی آمد میں سے اقساط ادا کرنا مشکل امر ہے۔ احباب جماعت اس کا کوئی ایسا حل تجویز فرمائیں کہ نظام وصیت جس کو حضرت مسیح موعود نے رسالہ "الوصیۃ" میں بیان فرمایا ہے۔ اس کی روح کو مجروح کئے بغیر ایسے موصی کے لئے سہولت کی کوئی صورت نکل سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی برائے قواعد وصیت نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات ادا کرنے سے ایک ماہ میں دو ماہ کا بار نہیں پڑتا۔

دعائے مغفرت

خاکسار کے نانا مکرم چوہدری خیر الدین صاحب ننگل والے ابن مکرم میراں بخش صاحب ساکن چک ۴۔ آر۔ بی ساہووالہ تحصیل و ضلع شیخوپورہ ۳ اور ۴ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی درمیانی شب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے۔ جنازہ ۴ اکتوبر کو ربوہ لایا گیا۔ نماز عصر کے بعد مکرم محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ نے "البیت المبارک" میں نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ نے اجتماعی دعا کروائی۔

مرحوم بڑے پابند صوم و صلوٰۃ اور دعا گو بزرگ تھے۔ خلافت احمدیہ سے گہری عقیدت اور محبت رکھتے تھے۔ فکر آخرت ہمیشہ دامن گیر رہتی تھی۔ ہر ایک سے اپنے خاتمہ بالخیر کے لئے دعا کی درخواست کرتے۔

مرحوم نے اپنی یادگار تین بیٹے (مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب چک ۴۔ آر۔ بی ساہووالہ ضلع شیخوپورہ مکرم چوہدری عبد المجید صاحب دار الرحمان کالونی ربوہ اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب خانقاہ ڈوگراں) اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے ساتھ پیار اور مغفرت کا سلوک فرمائے نیز ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلائے آمین۔

(عطاء الرحمان محمود نائب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی چوہدری محمود احمد آصف (نیو کراچی کلاتھ والے) کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تین بچیوں اور ایک بیٹے کے بعد دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ!

بچے کا نام عاطف وقار محمود تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد طفیل کاہلوں (سرمہ طفیل) کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچہ کے نیک خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(غیاث الدین نیو کراچی کلاتھ ہاؤس۔ ریلوے پھاٹک۔ ربوہ)

درخواست دعا

مکرمہ امۃ الرشید راشدہ صاحبہ بنت ماسٹر بشیر احمد صاحب مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ملازمت عطا فرمائی ہے چنانچہ جذبۂ تشکر کے تحت انہوں نے پہلی پوری تنخواہ جماعت کی مختلف تنظیموں میں بطور چندہ دے دی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید ترقیات سے نوازے اور مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(مسعود احمد بٹ۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ بدو ملہی)

سائیکل سے گر جانے کی وجہ سے خاکسار کی دائیں پسلیوں پر چوٹ آئی ہے۔ احباب سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ رفیق احمد (تکہ فروش) گول بازار۔ ربوہ)

احباب کی اطلاع کیلئے
ہمارا زاہد ہسپتال
بلاک ۱۱ سے بلاک ۱۵ میں منتقل ہو گیا ہے جس میں ہر قسم کی میڈیکل سہولت حاصل ہے۔
ڈاکٹر میجر عبد الغفور زاہد
زاہد ہسپتال بلاک ۱۵ سرگودھا
فون ۲۲۹۶، فون رہائش ۴۴۹۶

فوری فروخت کیلئے
ایک عدد لیف مشین 260-26 ماڈل مکمل کمپیوٹرائزڈ۔ بالکل نئی حالت میں۔
رابطہ کیلئے:
انیسہ جنرل سٹور
گلی الکمیسٹس۔ گول بازار۔ ربوہ